بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۳ ماہ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۳ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۸۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق دس بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کچھ کھانسی کی شکایت ہے۔ اور کچھ نزلہ بھی ہے۔ باقی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا و حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مع میر سید احمد صاحب [illegible] لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کل مع لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب و چودھری ظہور احمد صاحب [illegible] کے لئے علاقہ لائل پور میں تشریف لے گئے ہیں۔

شیخ غلام نبی صاحب آف نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ اور گزشتہ سال فوت ہو کر اپنے گاؤں میں امانتاً دفن تھے۔ ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت مولوی [illegible]

ادارہ الفضل قادیان — ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

تبلیغ و اشاعت اسلام اور اس زمانہ کے "علماء"

معاصر احسان۔ ۱۰ اپریل "آج ہندوستان کے مسلمانوں کی ابتلاء کو دیکھ کر ہندوستان کے قابل احترام علمائے کرام سے ایک گزارش کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ اور مسلمانوں کی خستہ حالی۔ مذہب سے بُعد اور سیاسیات میں الجھ کر اپنے اصل مقصد و مدعا سے دور ہو جانے کا بالتفصیل ذکر کرنے کے بعد "علمائے کرام" سے جو استدعا کی گئی ہے۔ وہ ان الفاظ میں ہے۔

"آج مذہبی اعتبار سے مسلمان مردہ ہو چکا ہے۔ علمائے کرام بھی صرف سیاسی تو تو میں میں میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ ہم بڑے ادب سے علمائے کرام کی خدمت میں گزارش کریں گے۔ کہ اگر وہ صحیح طور پر دین اسلام کے ترجمان ہیں۔ تو انہیں سیاسی گڑبڑ سے قطعی طور پر کنارہ کشی اختیار کر کے اشاعت اور تبلیغ اسلام کی طرف قدم اٹھانا چاہیے..... وہ دین مبین کے علم بردار ہیں۔ ان کا کام پیغام حق سنانا ہے۔ اپنوں اور بیگانوں کو اعلان دین سے روشناس کرانا ہے"۔

ہم اپنے معاصر اور اسی قسم کے دوسرے مسلمان بھائیوں سے عرض کریں گے۔ کہ جو جذبہ یہ سطور لکھوانے کا محرک ہوا وہ بہت قابل قدر ہے۔ لیکن اس زمانہ کے مسلمانوں کی مشکلات و مصائب کا جو علاج سوچا گیا ہے۔ وہ صحیح نہیں۔ "علمائے کرام" مسلمانوں کو اس تنزل کی حالت سے باہر نہیں نکال سکتے۔ اور قوم کے تن مردہ میں روح نہیں پھونک سکتے۔ غور کرنا چاہیے۔ کہ وہ علماء جو خود اپنے فرض کو فراموش کر کے بے راہ ہو چکے ہیں۔ ان سے یہ امید رکھنا کہ احسان کے ایک مقالہ سے ان کی ایسی کایا پلٹ جائے گی۔ کہ وہ نہ صرف خود راہ راست پر آجائیں گے۔ بلکہ ملت اسلامیہ کو راہ راست پر لانے کے قابل بھی ہو سکیں گے۔ ایک خیال خام ہے۔ اس زمانہ کے "علماء کرام" تو وہ ہیں جن کے متعلق بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام صاف طور پر یہ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ آسمان کی چھت کے نیچے وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ اور ایسی مخلوق سے اس قدر اہم کام کی توقعات وابستہ کرنا سادہ لوحی ہے۔

پھر معاصر احسان کو یہ بھی تو سوچنا چاہیے۔ کہ اگر اسلام اور مسلمانوں کی اس خستہ حالی کو دیکھ کر اس کے دل میں اتنا درد پیدا ہوا۔ کہ اس نے اس کے چارہ کی طرف توجہ کی۔ اور اس کے نزدیک اس کے لئے جو بہترین انتظام ہو سکتا تھا۔ اس کے قائم کئے جانے کی کوشش کی۔ تو کیا خدا تعالیٰ کو جس کا کہ یہ پیارا مذہب ہے، اس کا کوئی فکر نہیں۔ کیا اب اسلام کی حفاظت اور مسلمانوں کی اصلاح کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے معاصر احسان اور اسی قسم کے دوسرے مسلمانوں پر ڈال دیا ہے یا پھر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اب اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں رہا۔ اس سوال پر ہمارے معاصر کو اس حدیث کی روشنی میں غور کرنا چاہیے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک صدی کے سر پر ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ واضح ارشاد بھی موجود ہے۔ اور تجدید کی ضرورت بھی مسلم ہے۔ تو پھر کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ وہ خدا جو حامی دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہونگا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی و بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اس وعدہ کو یاد نہیں کرتا۔ جس کو اس نے اپنے پاک کلام میں مؤکد طور پر بیان فرمایا۔ اور جس کا وعدہ اپنے رسول پاک (صلے اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا تھا۔

مگر ایسا نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا نہایت اعلیٰ اور احسن انتظام فرما دیا۔ کاش کوئی سمجھے اور فائدہ اٹھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہزاروں ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا۔ اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا فرق بھی نہیں پڑنے دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اور اگر تم ایماندار ہو۔ تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ۔ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے تھے۔ تمہارے بزرگ آباء گزر گئے۔ اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پا لیا"۔

(فتح اسلام صفحہ ۹-۱۰)

دنیا میں مذہبی اور روحانی لحاظ سے اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔ کہ "اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاح خلائق کی طرف توجہ ہے۔ تو یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں۔ کہ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو۔ اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔ یہ بات یقینی اور امور مسلمہ میں سے ہے کہ [illegible] جو عظیم اصلاح خلائق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دوڑانے سے روبراہ نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے اس راہ پر قدم مارنا ضروری ہے۔ جس پر قدم خدا تعالیٰ کے پاک نبی مارتے رہے ہیں۔ اور اسلام نے اپنا قدم رکھتے ہی اس مؤثر طریق کو ایسی مضبوطی اور استحکام سے رواج دیا ہے۔ کہ اس کی نظیر دوسرے مذہبوں میں ہرگز نہیں پائی جاتی" (ص ۲۵-۲۶)

ضمیمہ ایجنڈا مجلس مشاورت نمبر ۲۳

تعلیم و تربیت

(الف) معلوم ہوا ہے کہ بعض افراد بے پردگی اور (لڑکوں لڑکیوں کی) مخلوط تعلیم کو رواج دے رہے ہیں۔ اس کے انسداد کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ میں معاملہ پیش کیا جائیگا"

چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے تجویز مندرجہ بالا غیر معمولی طور پر الفضل کے ذریعہ جماعتوں تک پہنچائی جاتی ہے۔ براہ کرم اسے اپنے نمبر کے ماتحت درج ایجنڈا کر لیا جائے۔

خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز سیکرٹری
مجلس مشاورت

عمائدین عیسائیت کا انجیلی تعلیم سے انحراف

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

نیا عہد نامہ جس پر عیسائیت کی بنیاد ہے۔ عملاً تو اہل یورپ نے اسے مدت سے ترک کر کے مجبور کیا ہوا تھا۔ لیکن اب مذہبی لیڈر قولاً بھی اُسے منسوخ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایام زیر رپورٹ میں آرچ بشپ آف کنٹربری اور آرچ بشپ آف یورک نے دوسرے بشپوں سے مشورہ کرنے کے بعد ایک متفق اعلان کیا ہے کہ پولوس کے حکم مذکورہ اکرنتھیوں باب گیارہ کے خلاف عورتیں اور لڑکیاں بغیر کسی تردد کے گرجے میں ننگے سر آسکتی ہیں۔ اور انپر کوئی اعتراض نہیں کیا جائیگا۔ ان کے اس اعلان کے متعلق میں نے دونوں آرچ بشپوں کو خطوط لکھے ہیں۔ اور چند سوالات کئے ہیں۔ خط و کتابت مکمل ہونے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس کے متعلق لکھوں گا۔ اسی طرح سوسائٹی فار دی سٹڈی آف ریلیجنز کے سہ ماہی رسالہ کے ایڈیٹر مسٹر ڈکٹر فشر نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ عیسائی عقائد اور انجیلی واقعات کی نئی تشریح ہونی چاہیئے۔ ورنہ موجودہ حالات میں لوگ ایمان کی طرف رجوع نہیں کر سکتے۔

سُود کی ممانعت

ایک تو وہ وقت تھا۔ جبکہ مسلم زعماء بھی یہ خیال کرنے لگ گئے تھے۔ کہ اب اسلامی تعلیم عیسائیت کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا علم کلام تیار کیا کہ عیسائیوں میں تاب مقاومت نہ رہی۔ اور خدا سے بذریعہ وحی خبر پاکر آپ نے بتایا کہ عیسائیت نہ صرف شکست کھائیگی۔ بلکہ آخر کار عیسائیوں کو اسلامی تعلیم کی طرف آنا پڑے گا۔ چنانچہ بہت سے تمدنی معاملات میں انہیں اسلامی احکام کی فضیلت کا عملی طور پر اقرار کرنا پڑا ہے۔ اب تازہ مثال سُود کی ممانعت ہے۔ ساڑھے تیرہ سو سال ہوئے جب قرآن مجید نے سُود کے خلاف اس وقت آواز اُٹھائی جبکہ دُوسری قومیں کیا یہود اور کیا عیسائی سُود خور تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تجارت کو خدا جائز اور سُود کو حرام قرار دیتا ہے۔ نیز فرمایا کہ اگر لوگ سُود لین دین سے باز نہیں آئیں گے۔ تو اس کے نتیجہ میں جنگیں ہونگی۔ اور آج عیسائی اور یہودی اس کا اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر آرچ بشپ آف کنٹربری نے سنٹرل ویسٹ منسٹر میں ۴ فروری کو بنک آفیسرز گلڈ کی ایک میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "قرون وسطیٰ میں عیسائیوں کے اقتصادی سسٹم کے دو ستون تھے

The Prohibition of Usury and the doctrine of just prices

یعنی سود کی ممانعت اور ٹھیک مناسب قیمتیں"۔ نیز کہا کہ موسوی قانون نے اسرائیلیوں کو محض اپنے اسرائیلی بھائیوں کو منافع پر روپیہ قرض دینے سے منع کیا تھا۔ لیکن یہ اخلاقی اصول صرف جماعت تک ہی محدود تھے۔ (ٹائمز ۵ فروری ۱۹۴۳ء)

چونکہ اس میں یہودی مذہب پر ایک قسم کا حملہ تھا اسلئے یہودیوں کے ربی اعظم ریورنڈ جے۔ ایچ ہرٹز نے ٹائمز کو ایک خط لکھا۔ جو ۶ فروری کے ٹائمز میں شائع ہوا۔ اس میں ربی نے استثناء ۲۳/۲۱ "کہ اجنبی کو تو سود پر روپیہ دے سکتا ہے" کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ لفظ اجنبی سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو فلسطین میں باہر سے تجارت کیلئے آتے تھے چونکہ وہ سود لیتے تھے۔ اسلئے تجارت میں مساوات قائم کرنے کیلئے اسرائیلیوں کو بھی ان سے سُود لینے کی اجازت دی گئی۔ ورنہ غریب اجنبی جو وہاں آکر رہائش اختیار کرلے۔ تو اس سے سود لینے کی ممانعت کا حکم احبار ۲۵/۳۶ ۱۵ میں موجود ہے۔ اور تالمود میں تو اجنبیوں کے متعلق بھی ممانعت پائی جاتی ہے۔ علماء کی تحریرات میں جتنی مذمت سُود کی پائی جاتی ہے۔ اتنی اور کہیں نہیں پائی جاتی "

آرچ بشپ آف کنٹربری اور چیف ربی گویا دونوں اس امر پر متفق ہیں۔ کہ سُود ایک بُری چیز ہے۔ اور اسکی حرمت ہی اچھی ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تشریف آوری

سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۷ جنوری کو رات کے گیارہ بجے لنڈن پہنچے۔ اور پہنچتے ہی ٹیلیفون کے ذریعے مجھے اطلاع دی۔ ۸ جنوری کو جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے۔ بعض انگریز اور ہندوستانی دوست بھی اپنے کاموں سے رخصت لیکر مسجد پہنچے۔ چوہدری صاحب نے خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب مواہب الرحمان سے ایک پیشگوئی کا ذکر کیا۔ جس میں مصائب کی اقسام کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو لوگوں پر آنے والی تھیں۔ اثناء قیام لنڈن میں آپ نہایت مشغول رہے تو دس کے قریب تو آپ نے تقریریں براڈ کاسٹ کیں۔ علاوہ ازیں یہاں کے اکابر سے ملاقاتیں۔ ان سے مسائل حاضرہ پر گفتگوئیں۔ پھر بعض سکول کے طلباء کے سوالات کے جوابات۔ بعض اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویوز۔ مجوزہ چیف جسٹس فیڈرل کورٹ کو ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کیطرف سے جو دعوت دی گئی۔ اس میں آپ نے بھی تقریر کی۔ اور انہیں ویلکم کہتے ہوئے۔ موجودہ چیف جسٹس سر مارس گوائر کی بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ ہندوستان میں برطانی اشخاص میں سے وہ سب سے زیادہ ہندوستانیوں کی نظر میں ہر دلعزیز ہیں۔ لیکن باوجود ان تمام مصروفیتوں کے جمعہ کی نماز میں آپ باقاعدہ تشریف لاتے رہے۔

ملاقاتیں

ایک انگریز سارجنٹ میجر تشریف لائے۔ ان سے دو گھنٹہ تک مذہبی گفتگو ہوئی۔ اس نے دریافت کیا۔ کہ احمدیت اور دوسرے مسلمان فرقوں میں کیا فرق ہے۔ میں نے مابہ الامتیاز تفصیل سے بتایا۔ اور الہام اور وحی کو قرب الٰہی کی یقینی علامت بتاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔ اور کتابیں مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ایک پادری جو بمبئی رہ چکے ہیں۔ اور ایک عورت جو کئی سال چین میں رہی ہے۔ آئے۔ اُن سے مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ مسٹر حسن سہروردی مشیر وزیر ہند نے کھانے پر بلایا۔ تین چار معزز ایرانی اور پرنس اسماعیل دو پوک بھی مدعو تھے۔ آخرالذکر مسلم سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ احمدیت کے متعلق میں دُوسروں سے بہت کچھ سُن چکا ہوں۔ لیکن میں آپ سے بھی سننا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا بہت خوشی سے۔ چونکہ وہ لنڈن سے باہر رہتے ہیں۔ اس لئے کوئی دن مقرر کر کے ان سے گفتگو ہوگی۔

ایام زیر رپورٹ میں پانچ چھ سوسائٹیوں میں شمولیت کی۔ جہاں بہت سے اشخاص سے ملاقات ہوئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ ۲۶ جون ۱۹۴۲ء *The way to Victory* یہاں ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ اس کے ساتھ ایک مختصر انٹروڈکشن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دو خواب اور کشوف کا بھی میں نے ذکر کردیا۔ یہ ٹریکٹ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

اخوندزادہ محمد شاہ صاحب احمدی مرحوم

اخوندزادہ محمد شاہ صاحب احمدی مرحوم ساکن دوبیان تحصیل صوابی ضلع مردان جو موصی بھی تھے پیر کے دن ۲۹ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ اپنی سکونت گاہ مقام دوبیان میں مرض پلوریسی ایفیوژن سے وفات پاگئے۔ برادر مرحوم موضع دوبیان کے معزز خاندان اخوندزادگان میں سے تھے۔ آپکی عمر قریباً پچاس سال ہوگی آپ مشن ہائی سکول پشاور میں ڈرل ماسٹر اور پشتو ٹیچر مقرر ہوکر آئے۔ تو ۱۹۲۱ء میں داخل احمدیت ہوئے۔ ۱۹۲۲ء لغایت ۱۹۴۳ء کامل اکیس سال پشاور میں مسجد احمدیہ میں سکونت پذیر رہے۔ جماعت احمدیہ پشاور کے مختلف عہدوں پر کارکن رہے۔ اور مستعدی سے جماعت کے کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ خاکسار سے قرآن کریم باترجمہ و باتفسیر پڑھا اور عمدہ مقرر اور مبلغ ہوگئے تھے۔ کبھی کبھی رخصت لیکر گھر جاتے۔ تو ارد گرد کے دیہات میں پھر کر تبلیغ کرلیا کرتے۔ ایک دفعہ سدوم کے علاقہ کا دورہ بھی کیا۔ پشتو زبان میں نظم اور نثر لکھنے کا شوق تھا۔ آپکی سعی اور کوشش سے آپکے عیال اور بچے اور برادر ڈاکٹر محمد شاہ خان صاحب احمدی ہوئے۔ آپ جب گاؤں جاتے۔ تو گرد و نواح کے احمدیوں کو جو اس گاؤں میں تھے۔ جمع کرلیا کرتے اور نماز باجماعت اور جمعہ کا انتظام کرلیا کرتے۔ آپ ۱۹۴۰ء میں پلوریسی سے بیمار ہوئے اور درمیانی عرصہ میں کچھ عرصہ صحت اچھی رہی۔ مگر پھر صحت بگڑ گئی۔ گذشتہ سال ڈاوڑ ضلع ہزارہ کے سینی ٹوریم میں داخل ہوئے۔ وہاں بھی کامل صحت نہ ہوئی۔ بالآخر علاج کے لئے علاقہ مدراس میں گئے وہاں جانے آنے کی بڑی تکلیف اور خرچ برداشت کیا۔ مگر بسبب ضعف اپریشن نہ ہوا۔ واپس وطن مراجعت کی اور بمشکل دو ہفتہ زندہ رہے۔ صحت بہت خراب اور کمزور ہوگئی تھی۔ اور بالآخر جان شیریں جان آفرین کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے رخصت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ وہاں چند موجودہ احباب نے خان زادہ میر خان صاحب احمدی کی قیادت میں پڑھا اور غیر احمدیوں نے ان کے والد کی اقتداء میں ادا کیا۔ اور گھر کے پاس خاندانی قبرستان میں مدفون ہوئے۔ انکے بعد ایک خورد سالہ لڑکی جسکی عمر ۹ سال ہوگی اور تین لڑکے جو ہنوز کم عمر ہیں۔ باقی رہے۔ بڑا لڑکا بھی بیمار ہے۔ احباب مرحوم کا جنازہ پڑھیں اور ان کے پڑے

ہندوستان کا بنا ہوا

ایک نیا جہاز جو سمندر میں اتارے جانے کے لئے تیار ہے۔ ذرا دیکھئے وہ لکڑی کے ڈھانچے پر کس طرح پر تولے کھڑا ہے انسانی صنعت کی پیداوار۔ ایک بچہ جو اپنے باپ کے سینے پر پیدا کئے جانے اور کھیلنے کے لئے بے چین ہے۔

بے شک ہندوستان بجا طور پر اپنی نئی سودیشی صنعتوں پر فخر کر سکتا ہے۔ ایک بندرگاہ سے دوسری بندرگاہ تک ایک شہر سے دوسرے شہر تک آناً فاناً نئے نئے کارخانے نمودار ہو رہے ہیں۔ اور صنعتی پیداوار کی گہما گہمی ماہ بماہ تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم اپنی ساری ضرورتیں خود پوری کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مگر اس وقت ہمارا مقصد صرف بچاؤ ہے۔ ان قیمتی چیزوں کو بے جا استعمال سے ضائع نہ ہونے دیجئے۔ فوجوں کو ہر اس چیز کی ضرورت ہے۔ جسے ہندوستان بنا سکتا ہو۔ خواہ کوئی چیز ہو کم سے کم خریدیئے۔

ساڑیوں کا ریشم ہوائی چھتریوں میں استعمال ہونا چاہیئے۔ موٹر کے لئے جو فولاد استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے ٹینک میں استعمال ہونے دیجئے۔ آپ کے مکان کے لئے جو رنگ درکار ہے۔ اس کی "کیموفلاژ" کے لئے ضرورت ہے۔ وہ روپیہ جو آپ بچا رہے ہیں۔ اسے بھی لڑائی کا ہتھیار بنایئے۔ اسے ہندوستان کے بچاؤ میں لگایئے۔ اور ہندوستان کے صنعتی مستقبل کو روشن کیجئے۔

ڈفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

یا ڈفنس لون کے علاوہ کچھ بھی خریدنے سے پہلے ...... ایک بار سوچیئے

سرٹیفکیٹ آپ کے ڈاکخانہ سے مل سکتے ہیں

دس روپیہ پر دس سال میں تین روپیہ نو آنہ نفع حاصل کیجئے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ الّٰلھم زد فزد

۵۳۶۔ برکت علی صاحب ضلع گورداسپور	۵۵۴۔ غلام محی الدین صاحب ضلع گورداسپور	۵۷۲۔ الطاف حسین صاحب بنگال
۵۳۷۔ غلام محمد صاحب 〃 〃	۵۵۵۔ دانی صاحبہ 〃 〃	۵۷۳۔ حسین بیگم صاحبہ 〃
۵۳۸۔ محمد علی صاحب 〃 〃	۵۵۶۔ فتح بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۷۴۔ زبیدہ خاتون صاحبہ یو۔پی
۵۳۹۔ اقبال احمد صاحب 〃 〃	۵۵۷۔ غلام رسول صاحب 〃 〃	۵۷۵۔ ایس ایس ساہول محمد صاحب جنوبی ہند
۵۴۰۔ محمد شفیع صاحب 〃 〃	۵۵۸۔ غلام نبی صاحب 〃 〃	۵۷۶۔ عبد القیوم صاحب 〃
۵۴۱۔ سلطان احمد صاحب 〃 〃	۵۵۹۔ دولت بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۷۷۔ غلام عباس صاحب جہلم
۵۴۲۔ محمد بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۶۰۔ اقبال بیگم صاحبہ 〃 〃	۵۷۸۔ خوشی محمد صاحب کٹک
۵۴۳۔ ریشم بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۶۱۔ نور احمد صاحب 〃 〃	۵۷۹۔ رشیدہ بیگم صاحبہ امرتسر
۵۴۴۔ عبداللہ صاحب 〃 〃	۵۶۲۔ مہتاب بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۸۰۔ عبد العزیز صاحب لاہور
۵۴۵۔ محمد طفیل صاحب 〃 〃	۵۶۳۔ محمد بخش صاحب 〃 〃	۵۸۱۔ زوجہ بشیر احمد صاحب یو۔پی
۵۴۶۔ غلام احمد صاحب 〃 〃	۵۶۴۔ جنت بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۸۲۔ اللہ بخش صاحب گوجرانوالہ
۵۴۷۔ طالع مند صاحب 〃 〃	۵۶۵۔ قائم علی صاحب 〃 〃	۵۸۳۔ رحمت بی بی صاحبہ لائل پور
۵۴۸۔ امیر بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۶۶۔ جماعت علی صاحب 〃 〃	۵۸۴۔ فاطمہ بی بی صاحبہ جالندھر
۵۴۹۔ محمد بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۶۷۔ عنایت خاں صاحب 〃 〃	۵۸۵۔ محمد ایوب صاحب 〃
۵۵۰۔ بالی صاحبہ 〃 〃	۵۶۸۔ سلیمان احمد صاحب 〃 〃	۵۸۶۔ گلزار بی بی صاحبہ 〃
۵۵۱۔ بیگم بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۶۹۔ محمد صدیق صاحب 〃 〃	۵۸۷۔ محمد حسین صاحب 〃
۵۵۲۔ احمد بی بی صاحبہ 〃 〃	۵۷۰۔ علی شیر صاحب 〃 〃	۵۸۸۔ صغریٰ بی بی صاحبہ 〃
۵۵۳۔ کالی صاحبہ 〃 〃	۵۷۱۔ عزیز الرحمان صاحب بنگال	۵۸۹۔ فضل دین صاحب امرتسر

تاجر پیشہ احباب قربانیوں میں آگے بڑھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ اعلان ہو چکا ہے کہ اگر کوئی شخص تحریک جدید کے چندے میں زیادتی کرنا چاہے۔ تو ہر وقت کر سکتا ہے۔ اسے اختیار ہے۔ جب چاہے اپنے وعدے میں اضافہ کر لے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے ان تاجروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میں جانتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے مخلصین موجود ہیں۔ جو اپنی ماہوار آمد سے بھی زیادہ چندہ تحریک جدید میں دے رہے ہیں۔ بلکہ بعض ایسے بھی ہیں۔ جن کی قربانی ان کی ماہوار آمد سے دو دو تین تین گنا زیادہ ہے۔ اور وہ خوشی سے یہ قربانی کر رہے ہیں۔ مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ تاجروں میں بالعموم وہ اخلاص نہیں پایا جاتا۔ جو ملازمت پیشہ لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی طرح زمیندار دوست بھی تاجر پیشہ لوگوں سے زیادہ قربانیاں کرتے ہیں۔ سب سے کم قربانی کرنے والی تاجر پیشہ لوگوں کی جماعت ہے۔ انہیں سے بعض کی سالانہ آمد ۲۵-۲۵، ۳۰-۳۰، ۴۰-۴۰ ہزار روپیہ ہے۔ مگر ان کا چندہ دیکھا جائے۔ تو کسی کا پچاس روپیہ ہوتا ہے۔ کسی کا ساٹھ۔ کسی کا سو۔ اور کسی کا دو سو۔ گویا وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ بلکہ بعض دفعہ پچاسواں حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہیں۔ جو درحقیقت ان لوگوں کے چندہ کی نسبت جو ملازم پیشہ ہیں۔ قربانی کے لحاظ سے سوواں حصہ ہوتا ہے۔ یعنی ایک ملازم جس رغبت اور اخلاص اور محبت سے قربانی میں حصہ لیتا ہے۔ تاجر اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں سوواں بلکہ دو سوواں حصہ لیتا ہے۔ بیشک ہماری جماعت میں ایسے تاجر بھی ہیں۔ جو اپنی آمدنیوں کے مطابق بلکہ بعض دفعہ اپنی آمدنی سے بہت زیادہ قربانی کرتے ہیں۔ مگر وہ مستثنیٰ ہیں۔ زیادہ تر ہماری جماعت میں ایسے ہی تاجر ہیں۔ جو اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتے۔" اس وقت سے تاجر اپنے چندوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایم زید دین صاحب کولمبو حال میگاڈی نے پہلے -/۲۵۰ کا وعدہ کیا۔ پھر یہ خطبہ پڑھ کر -/۵۰۰ کیا اور سالم ۳۱ مارچ تک ادا کر دیا۔ اسی طرح ملک عبد الرحمٰن صاحب فلور ملز قصور نے پہلے ۵۰۰ دیا پھر یہ خطبہ پڑھ کر ۵۰۰ اور بھیجکر امسال بہم ادا کر دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ تاجر پیشہ احباب خاص توجہ کریں۔ انکو اجازت ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ اپریل۔ ٹیونیشیا میں برطانیہ کی آٹھویں فوج سفاکس پر قبضہ کرنے کے بعد اب شمال کی طرف ۲۷ میل آگے بڑھ چکی ہے۔ پہلی برطانوی فوج اب قیروان کی طرف آگے بڑھ رہی ہے۔ دشمن نے ٹینکوں کی مدد سے سخت مقابلہ کیا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ مجز الباب کے محاذ پر بھی اتحادی فوجیں آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور بہت سے جرمن سپاہی گرفتار کئے ہیں۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کے ۸۰ ہوائی جہاز برباد کر دیئے ہیں۔ جن میں تیس فوجیں لے جانے والے تھے۔ سوس میں جمعہ کی رات کو دشمن کی فوجوں اور فوجی گاڑیوں کے جمگھٹوں پر شدید حملے کئے گئے۔ سوس کے جنوب میں اب بہت تھوڑی جرمن فوج باقی ہے

لنڈن ۱۲ اپریل۔ آٹھویں برطانی فوج پہلی فوج سے ملنے کے لئے سوس پر تیزی سے بڑھ رہی ہے پہلی برطانی فوج کے ہراول دستے قیروان کے پھاٹکوں پر پہنچ چکے ہیں۔ یہاں دشمن کے رسد اور کمک کے بہت سے رستے ملتے ہیں۔ دشمن تیزی سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اور وہ شاید قیروان میں بھی نہ ٹھہر سکے تاہم اس کے لئے جو خطرناک حالت ہو سکتی تھی اس سے اس نے اپنے آپ کو نکال لیا ہے۔ فرانسیسی فوج بھی ایک اہم ٹیلہ پر قبضہ کر کے قیروان سے ۱۵ میل پر ہے۔ اس امر کی بھی اطلاع نہیں کہ دشمن سوس پر مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ اطلاعات آ رہی ہیں کہ اسنے سوس سے بھی جنوب کی طرف ہٹنے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ مجز الباب کے محاذ پر شوآش اور بعض پہاڑیوں پر اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔ دشمن اپنی فوجوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ کمک پہنچانے کی کوشش

کر رہا ہے۔ خیال ہے کہ دشمن ان پہاڑیوں پر پہنچکر شاید پھر مقابلہ کریگا۔ جو اینلا بیل سے مغرب کی طرف پھیلی ہوئی ہیں۔

لنڈن ۱۱ اپریل۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ نیوگنی کے شمالی کنارے کے پاس دشمن کے ایک دس ہزار ٹن کے مال لے جانے والے جہاز پر اتحادی طیاروں نے بمباری کی۔ اور اسے ڈبو دیا۔ ایک پندرہ سو ٹن کے جہاز کو آگ لگا دی گئی۔ اور ایک اور چھوٹے جہاز کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ اتحادی طیاروں نے ۳۰ ٹن بم پھینکے۔

ماسکو ۱۱ اپریل۔ ڈونیٹز کے محاذ پر جرمن حملوں کا زور گھٹ گیا ہے۔ ازیوم کے علاقہ میں جرمن روسیوں کے دریائی مورچہ کو توڑنے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ سمالنسک کے محاذ پر گشتی دستے سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ ۷ اپریل کو گوڈال کنار کے پاس جاپانی طیاروں نے ایک امریکن جہازی قافلہ پر حملہ کیا تھا۔ اس لڑائی میں جاپانیوں کے ۲۵ شکاری ۱۲ جھپٹنے اور دو دوسرے طیارے برباد ہو گئے ایک امریکن تباہ کن جہاز۔ ایک ٹینکر اور ایک آبدوز شکن جہاز غرق ہو گیا۔ تیل لے جانے والی ایک چھوٹی کشتی بھی ڈوب گئی۔ نیز ۷ طیارے کام آئے۔ مگر ان کے پانچ ہواباز بچ گئے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں ہٹلر اور مسولینی میں ۷ سے ۱۰ اپریل تک ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ ان ملاقاتوں میں گورنگ۔ بن ٹراپ۔ چیف آف دی جرمن سٹاف شامل تھے مسولینی کے ساتھ اٹلی کا وزیر خارجہ اور چیف آف دی سٹاف تھا۔ دونوں میں ملاقات ایک سال کے بعد ہوئی۔ خیال ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہٹلر مسولینی کو اور زیادہ سختی سے جکڑے گا۔ اور ممکن ہے کہ اطالوی بیڑہ بھی ہٹلر کے قابو آ جائے۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ کل یہاں فرنچ نیشنل کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جو تین گھنٹے جاری رہا جنرل کیترو نے بتایا۔ کہ جنرل جیرو سے ان کی کیا بات چیت ہوئی۔ جنرل کیترو نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ فرانسیسی عام طور پر یہ چاہتے ہیں کہ ایک فرنچ سنٹرل نیز پراونشل گورنمنٹ قائم کیجائے۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ برطانی طیاروں نے کل شام بلجیم اور ہالینڈ میں دشمن کی ریلوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ اور چار چار ہزار پونڈ کے بم گرائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر